عاشوراء کا روزہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

عاشوراء

عاشوراء دس محرم کو کہتے ہیں، اس بات پر اہل لغت کا اتفاق ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

ذَهَبَ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ إِلٰى أَنَّ عَاشُورَاءَ هُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ ...... وَهٰذَا ظَاهِرُ الْأَحَادِيثِ وَمُقْتَضَى اللَّفْظِ .

''پہلے اور بعد کے جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ یوم عاشوراء سے مراد دس محرم ہے۔......احادیث کے ظاہر اور الفاظ کا تقاضا یہی ہے۔''

(شرح النّووي : 12/8)

عاشوراء کا روزہ

عاشوراء (دس محرم کا روزہ) مشروع مستحب ہے۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَيْسَ بِفَرْضٍ صِيَامُهُ وَلَا

فَرْضَ إِلَّا صَوْمُ رَمَضَانَ .

''اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ عاشوراء کا روزہ فرض نہیں ہے، فرض صرف رمضان کے روزے ہیں۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد : 203/7)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ، بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ .

''ماہِ رمضان کے بعد سب سے بافضلیت روزے محرم کے ہیں۔''

(صحيح مسلم : 1163)

❁ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے برسر منبر بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ، فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ، فَلْيُفْطِرْ .

''یہ عاشوراء کا دن ہے، اللہ نے اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا۔ جو چاہتا ہے، روزہ رکھ لے، جو چاہتا ہے، روزہ چھوڑ دے، البتہ میں روزے سے ہوں۔''

(صحيح البخاري : 2003، صحيح مسلم : 1129)

❁ سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ .

''یہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(صحیح مسلم : 1162)

روزے کی ابتداء نو سے ہے:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ : فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''اگلے سال ہم ان شاءاللہ نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔لیکن اگلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔''

(صحیح مسلم : 1134)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لَئِنْ بَقِيتُ إِلٰى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ .

''میں اگلے سال تک زندہ رہا،تو نو محرم کا روزہ (بھی) رکھوں گا۔''

(صحیح مسلم : 1134)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلٰى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ؛ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَنِي يَوْمُ عَاشُورَاءَ .

''اگر زندگی رہی،تو ان شاءاللہ اگلے سال نو محرم کا (بھی) روزہ رکھوں گا،اس ڈر سے کہ کہیں یوم عاشوراء چھوٹ نہ جائے۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 330/10، شعب الإيمان للبيهقي : 3507، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا حَدِيثُ التَّاسِعِ فَيَحْتَمِلُ عِنْدِي وُجُوهًا، أَحَدَهَا : أَنْ يُرِيدَ صَوْمَهُ احْتِيَاطًا، فَرُبَّمَا نَقَصَ الْهِلَالُ وَيَكُونُ الْغَيْمُ، فَتَكْمُلُ الْعِدَّةُ ثَلَاثِينَ، فَيَكُونُ التَّاسِعُ فِي الْعَدَدِ هُوَ الْعَاشِرَ مِنَ الْهِلَالِ، فَأَحَبَّ أَنْ لَا يَفُوتَهٗ .

''نو محرم کے روزے والی حدیث کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو محرم کے روزے کا ارادہ احتیاطی طور پر کیا ہے، وہ اس طرح کہ (ذوالحج کا) چاند ۲۹ کا ہو اور اس دن بادل ہوں، جس کے پیش نظر ذوالحج کے تیس دن مکمل کر لیے جائیں، اس طرح (جب نو محرم کا روزہ رکھا جائے، تو) جسے نو محرم سمجھا گیا ہے، وہ دراصل دس محرم ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کہیں (اس طرح) عاشوراء کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔''

(معرفة السّنن والآثار : 350/6)

اصل میں یہود کی مخالفت تھی، اس کے ساتھ ساتھ مزید احتیاط بھی ہو جائے گی۔

❀ **سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:**

إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا، قُلْتُ : هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهٗ قَالَ : نَعَمْ .

”محرم کا چاند دیکھیں، تو دن گننا شروع کر دیجئے اور نو محرم کو روزہ رکھیے، میں (حکم بن اعرج) نے عرض کیا: نبی کریم ﷺ اسی دن کا روزہ رکھتے تھے، فرمایا: جی ہاں۔“

(صحیح مسلم : 1133)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

كَأَنَّهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ صَوْمَهُ مَعَ الْعَاشِرِ وَأَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي الْجَوَابِ نَعَمْ، مَا رُوِيَ مِنْ عَزْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَوْمِهِ.

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد یہ ہے کہ دس محرم کے ساتھ نو کا بھی روزہ رکھا جائے، (حکم بن اعرج راوی) کے سوال کے جواب میں جو ”جی ہاں“ کہا ہے، اس سے مراد دوسری روایت میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے نو محرم کا روزہ رکھنے کا عزم کیا تھا (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی عزم کو فعل نبوی قرار دیا)۔“

(السنن الکبریٰ : 287/4)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عاشوراء کے متعلق فرمایا:

هُوَ يَوْمُ التَّاسِعِ.

”عاشوراء (کے روزے کی ابتداء) نو محرم ہے۔“

(صحیح ابن خزیمة : 2098، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَأَصُومَنَّ عَاشُورَاءَ، يَوْمَ التَّاسِعِ.

''میں عاشوراء (کے روزے کی ابتداء) نومحرم سے کروں گا۔''

(صحيح مسلم : 1134، شرح معاني الآثار للطحاوي : 77/2، واللّفظ لهٗ)

امام طحاوی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ : لَأَصُومَنَّ عَاشُورَاءَ، يَوْمَ التَّاسِعِ إِخْبَارٌ مِّنْهُ عَلٰى أَنَّهٗ يَكُونُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَقَوْلُهٗ : لَأَصُومَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَحْتَمِلُ لَأَصُومَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ أَيْ لِئَلَّا أَقْصِدَ بِصَوْمِي إِلٰى يَوْمِ عَاشُورَاءَ بِعَيْنِهٖ، كَمَا يَفْعَلُ الْيَهُودُ، وَلٰكِنْ أَخْلِطُهٗ بِغَيْرِهٖ، فَأَكُونُ قَدْ صُمْتُهٗ، بِخِلَافِ مَا تَصُومُهٗ يَهُودُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، میں عاشوراء کا روزہ نو کو رکھوں گا۔ یہ آپ نے خبر دی ہے کہ نو کے دن کو عاشوراء کا دن بنا دیں گے۔ آپ کے اس فرمان کے معنی ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ میں نو اور دس کا روزہ رکھوں گا تا کہ یہود کی طرح محض دس کا روزہ نہ رکھوں، بلکہ اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملا لوں، یوں میرا روزہ یہود کے مخالف ہو جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی معنی پر مشتمل فتوی دیا ہے۔''

(شرح معاني الآثار : 77/2)

شیخ الاسلام، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ تَأَمَّلَ مَجْمُوعَ رِوَايَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَبَيَّنَ لَهٗ زَوَالُ

الْإِشْكَالِ، وَسِعَةُ عِلْمِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ عَاشُورَاءَ هُوَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ بَلْ قَالَ لِلسَّائِلِ: صُمِ الْيَوْمَ التَّاسِعَ، وَاكْتَفٰى بِمَعْرِفَةِ السَّائِلِ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ هُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ الَّذِي يَعُدُّهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَأَرْشَدَ السَّائِلَ إِلٰى صِيَامِ التَّاسِعِ مَعَهُ، وَأَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُهُ كَذٰلِكَ، فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ فِعْلُ ذٰلِكَ هُوَ الْأَوْلٰى، وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ حَمْلُ فِعْلِهِ عَلَى الْأَمْرِ بِهِ، وَعَزْمِهِ عَلَيْهِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ.

''جو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تمام روایات پر غور کر لے، تو اس سے اشکال رفع ہو جائے گا اور اسے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی علمی وسعت کا اندازہ ہو جائے گا، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نومحرم کو عاشوراء قرار نہیں دیا، بلکہ سوال کرنے والے (حکم بن اعرج) سے فرمایا کہ نومحرم کا روزہ رکھیے، آپ کو معلوم تھا کہ سائل جانتا ہے کہ عاشوراء سے مراد دس محرم ہے، جیسا کہ تمام لوگ جانتے تھے، تو سائل (حکم بن اعرج) کو دس کے ساتھ ساتھ نومحرم کے روزے کی بھی راہنمائی کر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آگاہ کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی روزہ رکھا کرتے تھے۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العباد: 78/2)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

أَقُولُ: الْأَوْلٰى أَنْ يُقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْشَدَ السَّائِلَ لَهُ إِلَى

الْيَوْمِ الَّذِي يُصَامُ فِيهِ وَهُوَ التَّاسِعُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِتَعْيِينِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَنَّهُ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ؛ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُسْأَلُ عَنْهُ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِالسُّؤَالِ عَنْهُ فَائِدَةٌ، فَابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا فَهِمَ مِنْ السَّائِلِ أَنَّ مَقْصُودَهُ تَعْيِينُ الْيَوْمِ الَّذِي يُصَامُ فِيهِ أَجَابَ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ التَّاسِعُ .

''میں کہتا ہوں: یہ مفہوم زیادہ بہتر ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سوال کرنے والے کو اس دن کی خبر دے دی، جس دن روزہ (کی ابتداء) مشروع ہے اور وہ دن ہے نو محرم کا۔ سائل کو یہ جواب نہیں دیا کہ یوم عاشوراء ہے کب؟ کیونکہ ایسی باتوں کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا، نہ ایسے سوال کا کوئی فائدہ ہے۔ لہٰذا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سمجھ گئے تھے کہ سائل کا مقصد اس دن کا تعین تھا، جس میں روزہ (کی ابتداء) مشروع ہے، تو اسے جواب دے دیا کہ یہ نو محرم کا دن ہے۔''

(نیل الأوطار : 287/4)

فہم سلف:

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ .

''امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا موقف اسی (دس محرم کے روزے والی) حدیث کے مطابق ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 755)

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَصُومُ الْعَاشُورَ الْيَوْمَ الْعَاشِرَ، فَأَكْثَرُوا فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : هُوَ التَّاسِعُ، فَكَانَ يَصُومُ التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ .

''آپ رحمہ اللہ دس محرم کا روزہ رکھتے تھے، لوگ بھی ایسا کرتے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو کہتے ہیں، (اس کی ابتداء) نو ہے۔ تو آپ رحمہ اللہ نو اور دس کا روزے رکھنے لگے۔''

(تهذيب الآثار (مسند عمر) للطبري : 669، وسندهٔ صحيحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے:

صُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ .

''نو اور دس محرم کا روزہ رکھیں اور یہود کی مخالفت کریں۔''

(مصنف عبد الرزاق : 7839، السنن الكبرى للبيهقي : 287/4، وسندهٔ صحيحٌ)